

لباس اللباس الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

ما ہر اس کے نبوی و موصی ہوتا کہ انسانی جسم کا
 ناخوشہ و دشمن فرما کر مرثیہ لگا دی کا
 موت ملی کا کہ حضرت رضا امام اعظم علیہ السلام
 حضرت علی اکبر علیہ السلام
 حضرت علی رضا علیہ السلام
 حضرت علی نقی علیہ السلام
 حضرت علی اکبر علیہ السلام
 حضرت علی نقی علیہ السلام
 حضرت علی اکبر علیہ السلام
 حضرت علی نقی علیہ السلام

قرآن الکریم فی ایام الایام
 ۵۵

الطیف و ترصیف
 ناصر الاسلام و اسلمینا شیرینہ سنت مہر المہر حضرت مولانا
 نوالی حافظ قاری ابو القاسم عبید الزماحی حشمت علی خاں صاحب

نادری رہنوی مجروحی لکھنوی
 باہتمام نانا شمسین عثمانی قادیان
 طبع و نشر

مسئلہ ۱۸۱ آمدہ از محلہ نیدون متصل مسجد بنڈہ شہر فتح پور منٹوا مولانا حافظ عبدالسلام صاحب دہلوی
برہانہ ریاضی مجددی سلمہ اللہ تعالیٰ دوشنبہ مبارکہ ۲۰ سوال الکریم ۱۳۵۵ھ
کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے اہلسنت و فقیہان دین و ملت و امت اخا و اہل بیت و علمت و مشا و اہل بیت اس
مسئلے میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے والدین کریمین کے مومن و ناجی ہونے کے متعلق
راجح و صحیح قول کیا ہے اور علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے میں جو کچھ لکھا ہے اور مرتبہ شہید احمد
نکوی نے اس مسئلے میں جو کچھ لکھا ہے اسکی بنیادوں کا حکم شرعی کیا ہے یمنوا تو ہوا

البيان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ الْبُحْرَانُ مُحَمَّدٌ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى ذَوِيهِ وَ
 صَحْبِهِ أَهْلَ الدَّهْرِ وَ كَرَّمَاهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَعَالَى بِلُطْفِهِ وَ كَرَمِهِ عَنْ أَنْ يَنْقُصَ
 وَ تَرْجُوهُ الْمَطَرُ مِنَ النَّوَارِقِ فِي الْمَوْضِعِ الْخَيْرِ الظَّنَّانِ هُوَ وَ تَرْجُوهُ بِفَضْلِهِ
 بِحَمْدِهِ عَنْ أَنْ يَدْخُلَ أَصُولُ رَسُولِهِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ السُّلُوكِ الْعَكْبَرِ
 فِي الْعَدَاةِ ابْنِ النَّبِيِّ هُوَ وَ أَفْضَلُ الْقِلَافَةِ وَ كَمَلُ السَّلَامِ هُوَ عَلَى حَبْلِهِ سَمَرُ
 الْأَكَامِ الَّذِي شَمَلَتْ دِمْنَةُ الْأَسْلَامِ هُوَ أَصُولُهُ الْكَرَامِ هُوَ عَلَى آيَاتِهِ الْبَقَاءُ
 وَ أَمَّيَاتِهِ ذَوَاتِ الْعِزِّ وَ الْإِحْتِرَامِ هُوَ إِلَهُ وَ أَصْحَابُهُ هُوَ وَ ابْنُهُ الْعَوْدُ الْإِظْمَارُ
 وَ الْخِزْيَانَةُ هُوَ وَسِيرَتُهُ أَمِّيَّةُ الْأُمَمِ الْأَعْظَمِ وَ بَحَايِبُهُ هُوَ وَ أَمَّا كَمَلُ أَهْلِ سُنَّتِهِ
 الْحَكِيمُ لَا الْعَظِيمُ الْعَالِمُ بِدِينِهِ وَ كِتَابِهِ هُوَ وَ عَلَيْنَا وَ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِنَا
 أَهْلِ الْإِيمَانِ أَهْلُ سُنَّتِهِ وَ جَمَاعَتِهِ الْمَتَّادِينَ بِتَعْظِيمِهِ وَ آدَابِهِ هُوَ
 بِشَاطِئِ اسْمِهِ عَلَى نَحْوِ وَجْهِهِ وَ صِدْقِ نَحْوِ وَجْهِهِ هُوَ سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ وَ سَيِّدُنَا أَمِينُ الرَّسُولِ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَيِّدُنَا أَدَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آتَمُ النَّبِيِّينَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ كَرَّمَاهُ
 مَرَّةً فِي الْأَصْدَابِ طَلَبِيئِينَ أَوْ مِنْ مَبَارَكِ مَوَارِدِ الْأَرْحَامِ طَاهِرِينَ خُصُوفِ الْأَقْدَاسِ بِعَالَمِ رُوحِ الْقُدُسِ
 وَ نَوَافِذِهَا اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ سَلَامٌ كَانُوا فِي الْأَقْدَاسِ مُتَقَلِّدِينَ سَوَاءً بَادِهِ سَبَّحَ بِفَضْلِهِ تَرْجُوهُ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مات علی الایمان والعلوۃ القاسری لنفسه قد اسر تاب فی
 حجتہ نسبتہا الی الکتاب حیث قال لعل ہر اہم الکلام کم علی تقدیر صحیحہ و سرودھ صحتا
 الکلام الی آخرہ فالقطع بھذا مع اشتراک بعض فی شلوۃ الشرح الی معتمدہ عنہما الی فیض
 الی البجب یعنی اور اسی عبارت کے ساتھ ایک اور دوسری عبارت ہے جو اسی کی طرح بعض نسخوں میں باقی
 ہے اور دوسرے نسخوں میں نہیں ہے اور وہ یہ عبارت ہے و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
 مات علی الایمان یعنی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایمان پر انتقال فرمایا اور خود علوۃ علی
 قادی کو اس بارے میں شک ہو گیا کہ فقہ اکثر شریف کی طرف اس عبارت کی نسبت صحیح ہے یا نہیں اس کے لئے کہ انہوں
 نے فرمایا کہ اگر فقہ اکثر شریف میں اس عبارت کا ہونا صحیح فرض لیا جائے تو شاید امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد
 یہ ہوگا کہ فقہ اکثر شریف کا متن اس عقیدہ ضروریہ دینیہ کے بیان سے بھی غلط نہ ہو (و تعجب کی بات ہے کہ ملا
 علی قادی نے یہ یقین کر لیا کہ وہ عبارت و والد اسر میل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مات علی الکفر
 ضروریہ اکثر شریف کی ہے حالانکہ دونوں عباریں اس بات میں باہم ایک دوسری کی شریکی ہیں کہ فقہ اکثر کے جملہ علمائے
 ان دونوں عبارتوں سے غلط ہیں سہل الفاظ اسی فقرے کے بعد یہ فقرہ ہے والیہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وعلیٰ آلہ وسلم مات علی الکفر یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کفر ہے۔ اسی قائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے
 حجاز اور حضرت مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے باب الوطاب کا فقرہ۔ اسی قائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے
 کہ فقرہ ضروریہ اکثر شریف یا امام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب دہی و فاجوینیہ ہو گویا ہے کچھ تو امام اعظم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطریق کبواں فرماتے کہ و والد اسر میل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مات
 علی الکفر و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مات علی الایمان و الوطاب
 علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم والیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مات کا فقرہ اہلنا خشو
 شان امام کے خلاف اہل حشیت میں سے ہے بعید ہے کلام یوں بھی ہو سکتا تھا کہ و والد اسر میل اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم والیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مات کا فقرہ اہلنا خشو
 اعلیٰ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بلکہ اس پر غور کرنے سے یہ بات ہے کہ اصل عبارت یوں ہی کہ و والد اسر میل
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مات علی الکفر و مات علی الایمان والیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
 اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم والیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مات کا فقرہ یعنی حضور اقدس صلی

اسلام و اسلام کی مشرکوں کا قول منافقوں کیلئے مغفرت مانگنے سے منع فرمادیا تو اس کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مشرک کسی کا فریضہ یا کسی کیلئے مغفرت ہرگز طلب نہیں فرما سکے تو جب یہ بات حکمت کے ساتھ پائے ثبوت کو پہنچ گئی کہ اس ممانعت الہیہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی والدہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے مغفرت طلب کرنے کا اذن اپنے رب قدوس جل جلالہ سے مانگا تو انکا مشرک کی پلیدی اور کفر کی گندگی سے پاک و طہر ہر زمانہ ثابت ہو گیا۔ واللہ الحمد و عذرا ما حقتہ العارف باللہ الشیخ عبد اللہ البسنتی الرومی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فی کتابہ المستطاب مطالع المؤمن السنی المبنی عن طہا سرة السید البی العربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی آلہ وسلم

تھوڑا قول اور یہ بھی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا اپنا خیال ہے کہ عمارت فقہ اکبر شریف میں ایمان انصافی حاصل نہ ہوئے کو کفر کہا گیا ہے۔ ورنہ حقیقت اگر یہ تعلیم بھی کر لیا جاتے کہ حضرت سینا امام عظیم و جلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے تو ہرگز یہ ایمین ماکین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایمان انصافی کے بھی معافی نہیں ہوا۔ اگر ممانعت کافر میں فرمایا ہوتا کہ وہ دونوں کافر سے جیسا کہ ابوطالب کے حق میں صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ اور کافر سے تو بیشک تناقض لازم آتا۔ خلاصہ یہ کہ ممانعت علی الکفر میں مصافحہ و توفیق و تعلیم ہدایت یوں ہے ممانعت علی الکفر یعنی وہ دونوں حضرات اس زمانہ میں دنیا سے تشریف لے گئے جبکہ کفر بھلا ہوا تھا یہ ہے فقہ اکبر شریف کی طرف سے عبارت مذکورہ کا چوتھا جواب جس کو حضرت علامہ سید احمد عطار دہلوی نے اپنے تعلیقات پر انوار علی الدر المختار میں یوں ارشاد فرمایا و علی تسکیم ان الامام قال خلک تسخاہ انہما ممانعتی زہی الکفر عذرا لا یقتضی القضاہما بل یعنی بالفرض اگر ہم تسلیم بھی کریں کہ حضور و زینہ امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممانعت علی الکفر فرمایا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کہ کفر بھلا ہوا تھا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ دونوں حضرات خود بھی ممانعت کافر تھے۔ ثبوت قول اور یہ بھی شاہ صاحب رحمہ کا اپنا مسلک ہے کہ اس مسئلے میں سکوت بہتر ہے۔ ان کے بیان کے دلائل میں تعارض ہوا یعنی ایمان پر جو امور ظاہر و ثابت کرتے ہیں ان سے یہ مسئلہ نہیں بدیدہا میں نہیں آئے ملاحضہ سکوت اختیار فرمایا مگر ہرگز سکوت گوارا نہیں کرتے ہمارے آقا یا ان امت حضرات علماء بہت حلیت برکاتہم القدیہ و ملت نے اس مسئلہ کو ہمہ گیر و ذواہ ہمہ ماکر کے کہ یہ دلائل غلط نہ کافی۔ مثالی جوابات دیے لہذا ہم حراعت میں مانتے ہیں ہی کہ میں را کوئی جملہ

فی قول حضرت الشیخان سنۃ۔ الف ما راجع و مستقیم من جامع النبوی و فی احیاء احوالہ و فی

رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے آدم علی الصلوٰۃ والسلام و خاتم النبیین محمد بنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نور پاک ہے مبارک مردوں کے انصاف
طبیعی میں اور جن مقدس عورتوں کے انعام ظاہر میں منتقل ہوتا ہے اور وہ سب بفضل اللہ تعالیٰ اور برکتہ بندہ علی او
تعالیٰ علیہ وسلم کی آہ و ستم مومن جو در صالحہ جی جنتی شہید گزرتے فوضی اللہ تعالیٰ احسنہم خیرا علی اللہ تعالیٰ
علی حبیبہم الکریم و امہاتہ الکریم و ابائہم الکریم و الہ و صحبہم اجمعین و یارک و سلم
الی یوم القیام و لہذا حضرت علامہ سید احمد طحاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عاشق و درختار میں فرماتے ہیں فیہ
اسماء و ادب و الذی ینبغی اعتقادہ عند ظہما من الکفر یعنی ابویں کفر میں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو
معاذ اللہ کا کرنے میں توہین ہے اور جس بات کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو
کفر سے محفوظ رکھا۔ پھر اسے حل کر دیتے ہیں و ما فی الفقہ اکابر من ان والد ید علی اللہ تعالیٰ علیہ و
صلی اللہ وسلم مانتا علی الکفر فمد سوس علی الامام یون اور وہ در فقہ اکابرین ہے کہ حضور سید اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے والدین کفر پر غرے تو وہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اشرار کے ان کی عبارت میں لایا گیا ہے
بلجملہ یہ فقیر کی اس تقریر پر غور کرنے کے بعد ثابت ہو جائیگا کہ گنگوہی علیہ السلام کے اذنب علیہم کو اس بات کا
ثبوت دینا تو محال ہے کہ معاذ اللہ حضرت امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ اولیٰ کا انتقال حالت کفر میں ہو سکتا ہے۔ مگر
عبارت مانتا علی الکفر فقہ اکابر شریف میں اخلاقی ہے ہرگز امام الاعظم مالک الاثر کا شاف الغمہ سراج الامریہ
امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسا فرمایا اور اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ عبارت فقہ اکابر شریف کی ہے تو
اس میں سے مانا فیہ موقوف ہے اور اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ فقہ اکابر شریف میں یہ عبارت اسی طرح ہے تو
اس کے معنی ہرگز وہ نہیں جو یہ گنگوہی نے لیے۔ ہاں ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری کی شرح میں اگر وہ عبارت
او نہیں کی ثابت ہو تو بیشک اس مسئلے میں بھی اول سے غلطی ہوئی ہر وہ او انھوں نے تشدد سے کام لیا جو یقیناً غلط ہے
مگر کوئی معصوم نہیں کہ الانبیاء و المرسلین علی سیدہم و علیہم و علی الہ الصلوٰۃ والسلام
و لکل عالم حقوۃ و لکل صائر مہنوۃ کسی عالم کا وہ تو احوال شرعیہ کے مخالف ہو ہرگز قابل ایمان
نہیں ہو سکتا لہذا اس مسئلے میں مجرد قبول ملا علی قاری علیہ الرحمہ ہرگز محبت نہیں او انھوں نے جو کچھ اس مسئلے میں
لے اس مسئلے کی تفصیل طویل و قویعہ جیل میں حضرت حاجی سید احمد علیہ السلام نے لکھی انشاء اللہ تعالیٰ میں صاحبان
برائی و نوری ضیائی کی جتنی اقام اللہ تعالیٰ بنور علانہ ضیاء الدین و قطع بے ضیاء قائم غنی من امان
ضیاء اللہین کا رسالہ بلکہ کسی بنام ایجنسی التصریح المہرکی فی اصلاح ابوی المصطفیٰ علیہ السلام کی تفسیر کے خلاف ہے۔

(۱۰)

کہ ہمارے علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا شانہ بڑھائی نہ کیا اور اپنے عاقل و دلائل کثرت و قویہ و
 برہین متکاثرہ جلیہ سے گویا کیا واللہ الحمد۔ تاہم یہ دلیلہ اگرچہ یہ مسئلہ اور مسائل سے بہت حق کے قائل
 یا نہ کہ کسی کی تکفیر یا فضیلت یا قصیبت میں ہو سکتی لیکن شرعاً ننگو بنا کا یہ قول چونکہ مصطفیٰ پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 و آلہ وسلم کی عداوت سے ناشی ہے لہذا کفر و انج و اذہار فاشی ہے۔ لہذا گویا نے اپنے مہر و دستخطی فتوے میں
 جس کے تو علماء اہلسنت کے پاس ہیں حدیث کہدیا کہ دفعہ کتب کے معنی و دست پرستے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ
 اللہ عزوجل دعوت بول چکا جس کی بنیاد مرید بھنگی ہر نفسی جس نے اپنے ساتھ ملوئے اس کا فی الحقیقت کے معنی
 پر کھلے لفظوں میں کی اسی ننگو گویا نے براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد و زبان
 میں دلچسپی ملوں لکھا کہ گویا اسی ننگو گویا نے براہین قاطعہ صفحہ ۹ پر فتنے میں قرآن عظیم کی تلاوت کو بد پر حضرت
 کے مشابہ لکھا اسی ننگو گویا نے براہین قاطعہ صفحہ ۱۴ پر محفل میلاد مبارک کو کھنسا کا جنم بلکہ اس سے بھی بدتر کہا اسی
 ننگو گویا نے فتاویٰ بنگلو پر حصہ دوم صفحہ ۱۱ پر مولیٰ دلی کی پوری کچھ کو جائز اور فتاویٰ بنگلو پر حصہ سوم صفحہ
 ۱۵ پر حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیاد کے شربت و دو دھانی کو حرام ٹھہرایا اور فتاویٰ بنگلو پر حصہ دوم
 صفحہ ۱۳ پر جادو و جادو کے کاشوں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مجرور سے بڑھ کر زیادہ کافرانہ
 ثواب کا اور شہر میں قاطعہ صفحہ ۱۵ پر ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیطان کیلئے وصیت علیہ و قرآن و حدیث سے
 نہایت اور حضور عالم ماکان و ماکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کیلئے وصیت علم ماننے کو قرآن و حدیث کے خلاف اور
 شرک و ایمانی لکھا۔ لہذا کسی کے ان اقوال کفر و ضلال سے بجا چکا کہ اس کا یہ قول بھی تو ہیں سرکار رسالت اور حضور
 اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی عداوت ہی پر مبنی ہے اور اس کے اور اقوال ملوئے کے غایت ہو گیا کہ اس قول
 سے بھی اس کی نیت یہی تھی کہ دوبارہ رسالت میں گالی کیے۔ یہ بات محتاج بیان نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 تو یہ علم کے ذاتی حاکم مبارک کہ کبھی بہ نیت نہیں ذکر نہ کافر ہے۔ لہذا سے امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں
 یہ مسئلہ مخرج ہے مثلاً حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو تعزیر کی نیت سے علی کا خسر یا ابو طالب کا تسمیہ
 یا کہیں یا کہیں یا کہیں کفر و اذہار ہے۔ فقیر کی اس تحریر سے خارج ہو گیا کہ اس قول کی وجہ سے ملا علی قاری رحمہ اللہ
 صرف نہاد غلط کیا۔ امام ہے لیکن ننگو گویا کے دوسرے اقوال سے بول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد کے کفر
 اور کسی عداوت نہایت ہو چکی اپنے ننگو گویا نے یہ قول بلکہ کہ اپنے کفر میں ایک اور اضافہ کیا ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ
 کا مقدمہ الہیہ میں اپنا خیال ظاہر کیا تھا جو اس کے نزدیک وہاں سے ثابت ہوا اگرچہ فی قصہ و ذلک و باطل
 ہے لیکن ننگو گویا کا مقدمہ سرکار رسالت علی صاحبہما دارالصلوٰۃ و التحمیر میں گالی کہنا تھا۔ والہیاد اللہ تعالیٰ

